إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ (رواه بخاری)

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو کیا ہی بری صبح ہوتی ہے ان لوگوں کی جنہیں پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا

وصیّت

شہید محمد صدیق ؒ

معرکہ لندن، ۷ جولائی ۲۰۰۵ء کے
ایک پاکستانی شہید مجاہد کی وصیّت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیّت

شہید محمد صدیقؒ

معرکہ لندن، ۷ جولائی ۲۰۰۵ء، کے ایک
پاکستانی شہیدی مجاہد کی وصیّت

مترجم : حافظ عمّار صدّیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصیّت

شہید محمد صدیقؒ

(معرکہ ءلندن، ۷ جولائی ۲۰۰۵ء کے ایک پاکستانی شہیدی مجاہد کی وصیّت)

الحمد للّٰہ و الصلٰوۃ و السلام علی رسول اللّٰہ،

میں آپ کے سامنے جہاد فی سبیل اللہ کے حوالے سے انتہائی مختصر اور جامع گفتگو رکھنا چاہتا ہوں، کیونکہ مجھ سے کہیں زیادہ علم اور فصاحت کے حامل لوگ یہ ساری باتیں پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔ جہاں تک دشمنانِ دین کا تعلق ہے، تو ان پر ہماری یہ زبانی گفتگو اثر نہیں کرتی، لہٰذا ان سے تو ہم اسی زبان میں بات کرنا پسند کریں گے جو انہیں سمجھ آتی ہے۔ اور ویسے بھی، ہمارے ''الفاظ'' تو مردہ و بے جان ہی ہوتے ہیں، جب تک کہ ہم اپنے لہو سے انہیں زندگی نہ بخشیں۔

مجھے یقین ہے کہ اب تک ذرائع ابلاغ آپ کے سامنے میری کوئی ''مناسب'' سی تصویر کشی کر چکے ہوں گے۔ یہ تو پروپیگنڈے کا ایک ایسا آلہ ہیں جس کے بارے میں

پہلے ہی سے بتایا جا سکتا ہے کہ اس کا اگلا حربہ کیا ہوگا۔ان ذرائع ابلاغ کا اصل کام یہی ہے کہ یہ حکومتوں کے مفادات کی خاطر حقائق کو مسخ کر کے پیش کریں اور لوگوں کو خوفزدہ کیئے رکھیں تاکہ وہ ان طاغوتوں کی راہ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ بننے پائیں اور اپنی حرصِ دولت واقتدار کی تکمیل کا سامان کرتے رہیں۔

میں اور میرے جیسے ہزاروں نوجوان ،صرف ایمان کے تقاضے پورے کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ آئے ہیں۔ دنیا نے اپنے دامن میں جو بھی حقیر مادی فوائد سمیٹ رکھے ہیں،ان میں سے کوئی بھی چیز ہمیں اپنے گھروں سے نکالنے کا باعث نہیں بنی۔ ہم اُٹھے ہیں تو محض اپنے دین کی خاطر، اسلام کی خاطر۔اسلام جو ایک حقیقی معبود، اللہ کی اطاعت اور خاتمِ انبیاء ورسل، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نام ہے۔ یہی دین ہماری اخلاقی اقدار اور ہمارے ہر مؤقف کی بنیاد ہوتا ہے۔

اے کافرو!

تمہارے ووٹوں سے چنی گئی جمہوری حکومتیں ، دنیا بھر میں میری امت پر، میرے لوگوں پر مسلسل وحشیانہ مظالم توڑ رہی ہیں۔ چنانچہ تم لوگ ان سب جرائم کے براہِ راست ذمہ دار ہو کیونکہ تم اب بھی انہی حکومتوں کے ساتھ کھڑے ہو۔ بالکل اسی طرح میری بھی یہ براہِ راست ذمہ داری بنتی ہے کہ میں تم سے اپنے مسلمان بہن بھائیوں کا انتقام لوں۔ سن لو، کہ جب تک ہمیں امن میسر نہیں آتا، ہم تمہیں اپنی کارروائیوں کا نشانہ بناتے رہیں گے،اور جب تک تم میرے اہلِ ایمان بھائیوں پر مہلک گیسیں اور گولہ بارود برسانے اور انہیں جیلوں میں ڈال کر اذیت دینے سے باز نہیں آؤ گے، ہم بھی تمہارے خلاف قتال نہیں روکیں گے۔ہم آج تمہارے خلاف حالتِ جنگ میں ہیں اور میری حیثیت اپنی امت کے دفاع میں لڑنے والے ایک مجاہد کی سی ہے۔ان شاء اللہ اب تمہیں بھی پتہ چل جائے گا کہ جنگ کہتے کسے ہیں۔

میرے مسلمان بھائیو!

میں آپ کی توجہ سورۂ توبہ کی اس آیتِ مبارکہ کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا:

﴿ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾ (التوبۃ:۱۱۱)

''یقیناً اللہ نے مومنوں کی جانیں اوران کے اموال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پھراوروں کوقتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل کئے جاتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے سچا وعدہ ہے، جوتوریت، انجیل اورقرآن میں کیا گیا ہے۔اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو پورا کرنے والا اورکون ہوگا؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جوتم نے اللہ سے چکایاہے۔اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

اسی طرح ایک صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَۃِ ...)

(جب تم عینہ (یعنی سودی سودے بازیاں) کرنے لگو گے......)

(وَ اَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ...)

(اور بیلوں کی دمیں پکڑلو گے......)

یعنی کھیتی باڑی میں مشغول ہوجاؤ گے،

(وَ رَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ...)

(اور زراعت میں مگن ہوجاؤ گے......)

(وَ تَرَکْتُمُ الْجِهَادَ...)

(اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے......)

یعنی اللہ کے رستے میں قتال کرنا چھوڑ دو گے،

(... سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُہُ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ)

(......تو اللہ تم پر ذلت مسلط کردے گا جو وہ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا

جب تک تم واپس اپنے دین کی طرف پلٹ نہ آؤ)

یہ حدیث ابوداؤد میں روایت کی گئی ہے۔ (حدیث: ۳۴۶۲)

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ راہِ جہاد پر چلنے کا شوق اور شہادت کی آرزو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے محبوب صحابہؓ کے سینوں میں پیوست تھی۔ اپنے آپ کو جہاد و شہادت کیلئے پیش کرنا ہی جنت میں داخلے اور رضائے الٰہی کے حصول کی ضمانت ہے، جب کہ اس سے منہ پھیرنا ذلت و رسوائی اور غضبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

جہاد آج ہم میں سے ہر ایک پر فرض ہے، خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔ اور جو شخص اب بھی جہاد چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے وہ مسلسل گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر آپ کو جہاد کی فرضیت یا جہاد سے متعلق کسی بھی مسئلے میں کوئی شک و شبہہ ہے تو میں آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ آپ خود مطالعہ کریں، اسلامی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں۔ ان موضوعات پر تو بڑی آسانی سے کتابیں مل جاتی ہیں۔ علمائے سلف کی تحریریں بھی پڑھیں اور دیکھیں کہ ان علماء نے خود کیسی زندگیاں گزاریں؟ اس کے بعد آپ اپنے ان نام نہاد ''اہلِ علم'' کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں کہ وہ اس سارے علم کو ہم سے کیوں چھپاتے ہیں؟ کیا ان کے لئے جائز ہے کہ اپنی ہی امت سے تقیّہ کریں؟ کیا اپنی ملت کو

دھوکہ دینا درست ہے؟ کیا محض جیل خانے سے بچنے کیلئے اسلام کے بارے میں جھوٹ بولنا اور مسلمانوں کو گمراہ کرنا جائز ہوجاتا ہے؟ کیا ماضی میں امت کے عظیم علماء کا طریقہ یہی رہا ہے؟

آج کے یہ نام نہاد علماء اپنی ٹویوٹا گاڑیوں اور عالیشان بنگلوں میں مست ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا ان کے نزدیک ان کی اصل ذمہ داری کفار کو راضی کرنا ہے، نہ کہ اللہ کو! اسی لئے یہ ہمیں عجیب احمقانہ قسم کی باتیں بتاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ملکی قوانین کا احترام کرنا واجب ہے۔ سبحان اللہ! اگر مسلمان ایسے باطل قوانین کا احترام کرتے چلے آتے تو وہ کبھی بھی تین بڑے براعظموں کو فتح نہ کر پاتے۔ اللہ کی قسم! ان علمائے سوء سے روزِ قیامت ان سب باتوں کا حساب لیا جائے گا۔

میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ کی پکڑ سے زیادہ برطانوی حکومت کی پکڑ سے ڈرتے ہیں تو انہیں قطعاً یہ حق نہیں پہنچتا کہ یہ خطبے دینا، تقریریں جھاڑنا اور فتوے صادر کرنا جاری رکھیں۔ بہتر ہے کہ چپ سادھ لیں، اپاہجوں کی طرح گھر بیٹھ جائیں اور یہ میدان مردوں کے لئے، انبیاء کے حقیقی وارثوں کے لئے خالی کردیں۔

میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ آخرت کی دائمی زندگی کی خاطر اس عارضی دنیا کو قربان کریں، اپنے آپ کو جہنم کی آگ اور آخرت کے عذاب سے بچانے کی فکر کریں، اپنے دین کی طرف واپس پلٹیں اور اپنا وقار پھر سے بحال کریں۔ آج آپ نہ مشرق میں محفوظ ہیں نہ مغرب میں، اور آپ کا امن وسکون اس وقت تک بحال ہو بھی نہیں ہوسکتا جب تک اللہ کی زمین پر اللہ کی شریعت نافذ نہ ہوجائے اور جب تک کلمۂ توحید ایک بار پھر ہر سمت بلند نہ ہوجائے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں تو اللہ سے بس یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے انہی لوگوں کے ساتھ اٹھائے جن سے مجھے محبت ہے۔ یعنی انبیاء ورسل، شہداء، اور آج کے ابطال....

مثلاً ہمارے محبوب شیخ اسامہ بن لادن، شیخ ایمن الظواہری، ابومصعب الزرقاوی اور اسی طرح وہ سب بھائی اور بہنیں جو اللہ کی راہ میں مصروفِ جہاد ہیں۔

اسی پیغام کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ اپنے بارے میں تو بہرحال آپ کو خود ہی فیصلہ کرنا ہوگا۔ اور آخر میں میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ اللہ جل جلالہٗ سے دعا کریں کہ وہ میرے اور میرے بھائیوں کے اس عمل کو قبول فرمائے اور ہمیں جنت کے باغات میں داخل فرمادے۔